سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ

بنام

سینٹرو دیوی اور دیگران وغیرہ

18 نومبر، 1997

[ایم۔ایم۔ پنچھی اور ایم۔ سری نواسن، جسٹسز]

موٹر وہیکل ایکٹ، 1988 : حادثہ- معاوضہ کا دعویٰ- ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ڈرائیور کے پاس درست لائسنس تھی- منعقد، دعویداروں کو صحیح معاوضہ دیا گیا- جعلی ڈرائیونگ لائسنس کی تجدید سے متعلق قانون کے فرضی سوال پر عدالت عالیہ کے مشاہدات اور نتائج کو مسترد کر دیا گیا۔

ایک موٹر حادثہ پیش آیا اور مدعا علیہ کی طرف سے معاوضے کا دعویٰ کیا گیا۔ٹریبونل کے سامنے ایک سوال اٹھایا گیا کہ کیا موٹر وہیکل کے ڈرائیور کے پاس درست ڈرائیونگ لائسنس تھا۔ٹریبونل نے قرار دیا کہ لائسنس درست تھا اور اس کی قانونی طور پر تجدید کی گئی تھی۔اپیل پر عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے نتائج کی توثیق کی۔عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے یہ سوال اٹھا کہ اگر جعلی یا جعلی لائسنس کی تجدید کی جاتی ہے تو موٹر وہیکل ایکٹ 1989 کے تحت ذمہ داریوں کی ادائیگی کے مقصد سے اس کی توثیق ہوگی یا نہیں اور یہ معاملہ عدالت عالیہ کے فل بنچ کو بھیج دیا گیا۔انشورنس کمپنی نے موجودہ اپیل دائر کی، جس میں فل بنچ کی جانب سے پیش کیے گئے سوال کے جواب میں ریکارڈ کیے گئے مشاہدات اور نتائج کو چیلنج کیا گیا۔

جزوی طور پر اپیل کی منظوری دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدہ 1.1 : دعویداروں/ جواب دہندگان کو موٹر حادثے کی وجہ سے معاوضہ دیا گیا تھا۔ (D-220)

1.2۔ اس سوال پر عدالت عالیہ کے مشاہدات اور نتائج کو مسترد کیا جاتا ہے کہ آیا جعلی یا نقلی لائسنس کی تجدید موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت کی جائے گی کیونکہ ٹربیونل اور عدالت عالیہ کی طرف سے ایک ساتھ ریکارڈ کیا گیا تھا کہ قابل اعتراض گاڑی ایک ڈرائیور چلا رہا تھا جس کے پاس درست لائسنس تھا اور حادثے کی تاریخ پر اس کی تجدید کی گئی تھی۔ لہٰذا عدالت عالیہ کے پاس ایسا کوئی موقع نہیں تھا کہ وہ قانون کی تشریح کرنے کے لیے اس کے برعکس قیاس آرائیوں پر فیصلہ دے اور وہ بھی ایسی حقیقت پر جو اس کے پاس دستیاب نہ ہو۔ لہٰذا عدالت عالیہ کا سارا عمل ایک لازمی مثال نہیں بلکہ قابل مذمت تھا۔ (220-بی-سی)

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 7749 آف 1997 وغیرہ۔

1994 کے ایف اے ایف او نمبر 725 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 17.10.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے پی۔ پی۔ ملہوترا، ونیت ملہوترا، شیلندر شرما اور نریش کے شرما شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی طرف سے پریم ملہوترا اور منوج پرساد۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا۔

اجازت دے دی گئی۔ پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے تین معزز ججوں کی فل بنچ نے 1994 کے آرڈر نمبر 75 سے پہلی اپیل میں 17.10.96 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل دائر کی ہے۔

اس اپیل سے پیدا ہونے والے کم از کم حقائق یہ ہیں:

ایک موٹر حادثہ ہوا جس نے معاوضے کے دعوے کو جنم دیا، دعویداروں/ جواب دہندگان کو مناسب طریقے سے مقرر کیا۔ ایک سوال جو سامنے لایا گیا تھا وہ یہ تھا کہ کیا قابل اعتراض موٹر گاڑی ایک ڈرائیور چلا رہا تھا جس کے پاس درست ڈرائیونگ لائسنس تھا۔ یہ معاملہ زیر بحث آیا اور ٹریبونل کی جانب سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ ڈرائیور کے پاس ایک درست لائسنس تھا جس کی قانونی طور پر تجدید کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ میں اپیل میں اس نتیجے کی تصدیق کی گئی۔ اس کے باوجود عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ قانون کا ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر جعلی یا جعلی لائسنس کی تجدید کی جاتی ہے تو اس کی توثیق ہوگی یا نہیں تاکہ موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت ذمہ داریوں کو پورا کیا جاسکے۔ اس سوال نے اس قدر زور پکڑا کہ جب اس کی وجہ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ کے سامنے تھی تو اس نے اس معاملے کو تین معزز ججوں کی فل بنچ کے پاس بھیج دیا جس نے اس کے نتیجے میں درج ذیل فیصلہ سنایا:

" مندرجہ بالا مشاہدات کے پیش نظر، میں (ایم۔ ایس۔ لبرہن، جسٹس) مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیتا ہوں:

(1) جعلی ڈرائیونگ لائسنس اگرچہ جائز طور پر تجدید کیا جاسکتا ہے، لیکن موٹر وہیکل ایکٹ کے مطابق درست ڈرائیونگ لائسنس یا باقاعدہ طور پر جاری کردہ ڈرائیونگ لائسنس نہیں بن جائے گا۔

(2) کسی مجاز اتھارٹی کی جانب سے تجدید شدہ جعلی ڈرائیونگ لائسنس کے حامل کو ملازمت دینے والے جعلی ڈرائیونگ لائسنس کی صداقت پر یقین رکھنے والا بیمہ شدہ شخص معاہدے کی شرائط یا انشورنس پالیسی کی خلاف ورزی کے زمرے میں نہیں آئے گا۔ یہ معاوضے کی شرائط یا انشورنس پالیسی یا معاہدے یا کسی بھی قانونی دفعات کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ ان حالات میں، صرف جعلی ڈرائیونگ لائسنس کے ساتھ ڈرائیور کو ملازمت دینا بیمہ کنندہ کو اس کی ذمہ داری سے بری الذمہ قرار نہیں دے گا۔

(3) بیمہ شدہ کے ذریعہ پالیسی کی شرائط یا ایکٹ کی دفعات کی خلاف ورزی کرنے کے علم یا ارادے کی عدم موجودگی میں، انشورنس کمپنی کو بیمہ کنندہ کو معاوضہ دینے یا تیسرے فریق کو اس کی قانونی ذمہ داری سے آزاد نہیں کیا جائے گا۔

(4) انشورنس کمپنی بیمہ شدہ یا اس کی ذمہ داری کی وجہ سے کسی تیسرے فریق کی ذمہ داری کو پورا کرنے سے انکار نہیں کر سکتی کیونکہ تیسری پارٹی جس کے فائدے کے لئے انشورنس فراہم کی گئی تھی وہ کسی بھی خلاف ورزی کی راز داری نہیں ہے کیونکہ بیمہ شدہ یا اس کے ملازم یا بیمہ کنندہ کے عمل یا طرز عمل پر کنٹرول نہیں ہے۔ اس طرح، انشورنس کمپنی تیسرے فریق کو اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے سے انکار نہیں کر سکتی ہے.

(5) بیمہ کنندہ یا اس کے ملازم کی جانب سے کئے گئے پیچیدہ کام کے ساتھ ساتھ موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت بیمہ شدہ یا اس کے ملازم کی طرف سے کی جانے والی ذمہ داری کے لئے تیسرے فریق کے دعوے کی ادائیگی کے لئے قانونی اور معاہدے کے مطابق ذمہ دار ہے۔

(6) انشورنس کمپنی نہ تو معاوضہ دینے سے انکار کر سکتی ہے اور نہ ہی بیمہ شدہ شخص یا تیسرے فریق کے ذریعہ کی گئی دھوکہ دہی کے لئے دعویدار کو اس کی ذمہ داری سے فارغ کر سکتی ہے، حالانکہ اسے اس شخص سے، جس نے دھوکہ دہی کا ارتکاب کیا ہے یا کسی اور اتھارٹی سے اس کو ہونے والے کسی بھی نقصان کی وصولی کرنے کا حق ہے، جیسا کہ ٹارٹ یا کسی اور قانون کے تحت جائز ہے۔ اور

(7) انشورنس کمپنی اس رقم کی وصولی کی حقدار ہوگی، جو اس نے دعویدار کو بیمہ شدہ شخص یا اس کے ڈرائیور یا ملازم سے ادا کی ہے جس نے دھوکہ دہی کو جاری رکھا ہے اور انشورنس کمپنی کو تیسرے فریق کی ادائیگی کرنے کے لئے بنایا گیا تھا جو بیمہ شدہ یا اس کے ملازم کے تکلیف دہ عمل کی وجہ سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا تھا. بیمہ کنندہ کو خود کو واپس کرنے کے لئے علاج کے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا۔ یہ آزادی ہوگی کہ وہ قانون کے مطابق عام فرائض کی انجام دہی میں

ناکامی یا ریاست کے ساتھ ساتھ بیمہ شدہ شخص کی مناسب دیکھ بھال نہ کرنے پر انشورنس کرنے والے کے ساتھ ساتھ دھوکہ دہی کا ارتکاب کرنے والے شخص کے تئیں ایک فرض کے طور پر کسی عام سمجھدار شخص کی مناسب دیکھ بھال نہ کرنے کے لئے قانون کے تحت رجوع کرنے کی آزادی ہوگی۔ انشورنس کرنے والے کے پاس دستیاب علاج سوال سے نمٹنے کے دوران اس عدالت کا فیصلہ نہیں ہے، بلکہ جب بھی کسی خاص معاملے کے حقائق اور حالات میں سوال اٹھتا ہے تو اس کا تعین کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔

ہم اس بات کو قبول نہیں کرتے کہ عدالت عالیہ نے اس قانون کو ہموار کرنے کی کوشش کی ہے جبکہ حقیقت کی صورتحال پر اس کا تناسب مکمل طور پر خراب ہونے کا امکان ہے۔ جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے، ٹربیونل کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کی طرف سے بھی ایک ساتھ یہ نتیجہ درج کیا گیا تھا کہ قابل اعتراض گاڑی ایک ڈرائیور چلا رہا تھا جس کے پاس درست لائسنس تھی اور حادثے کی تاریخ پر اس کی تجدید کی گئی تھی۔ لہٰذا عدالت عالیہ کے پاس ایسا کوئی موقع نہیں تھا کہ وہ قانون کی تشریح کرنے کے لیے اس کے برعکس قیاس آرائیوں پر فیصلہ دے اور وہ بھی ایسی حقیقت پر جو اس کے پاس دستیاب نہ ہو۔ لہٰذا، ہم مداخلت کرنے پر مجبور ہیں اور یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ اس سمت میں عدالت عالیہ کی پوری کارروائی قابل مذمت تھی، نہ کہ کوئی لازمی مثال۔ اس لحاظ سے ہم اس سے متعلق مشاہدات اور نتائج کو نظر انداز کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم اس حکم نامے کے بنیادی حصے کی تصدیق بھی کرتے ہیں، جس میں کہا گیا ہے کہ دعویداروں/ جواب دہندگان کو ریکارڈ شدہ حقائق کی بنیاد پر موٹر حادثے کی وجہ سے صحیح معاوضہ دیا گیا تھا۔ ہم اس بات پر تبصرہ کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ عدالت عالیہ اس کے بجائے اپنا وقت دیگر ترجیحات پر خرچ کر سکتی تھی۔

اس طرح اپیل کو جزوی طور پر اس حد تک اور اس طریقے سے منظور کیا جانا چاہئے جس کی پہلے سے نشاندہی کی گئی ہے۔

ایس ایل پی (سول) نمبر 6262/97

اس خصوصی اجازت عرضی کو مندرجہ بالا کیس کے ساتھ اس مفروضے پر ٹیگ کیا گیا تھا کہ مذکورہ کیس کی قسمت اس ایس ایل پی کی قسمت کا فیصلہ کرے گی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس طرح کا سوال کبھی بھی عدالت عالیہ کے سامنے نہیں اٹھایا گیا تھا۔ موٹر ایکسیڈنٹس کلیم ٹریبونل کی جانب سے ریکارڈ کیے گئے حقائق کے نتائج سے یہ بات مثبت طور پر ظاہر نہیں ہوتی کہ گاڑی کے ڈرائیور کا لائسنس نقلی یا جعلی تھی۔ اس کے ساتھ ہی لائسنس کی تجدید کرائی گئی جس سے عدالت عالیہ کے اس تاثر کو تقویت ملی کہ یہ کافی حد تک ثابت نہیں ہوا کہ مذکورہ لائسنس نقلی یا جعلی تھا۔ لہٰذا خصوصی اجازت کی درخواست مسترد کی جاتی ہے۔

ایس وی کے آئی

اپیل منظور کرلی گئی/ درخواست خارج کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this
document